بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ (معارف بشارات ربک قادیان محرم)

روزنامہ الفضل ربوہ

یومیہ، یکشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۲ | ۲۴ شہادت ۱۳۴۵ھش ۳ محرم ۱۳۸۶ھ ۲۴ اپریل ۱۹۶۶ء | نمبر ۹۴

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بات سُن کر صرف کان تک محدود رکھنے سے فائدہ نہیں ہوتا

جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اس سلسلہ کو بدنام کرتا ہے

"وہ انسان جو آپ محنت کرتا ہے اسے سالک کہتے ہیں اور جسے خود خدا دیوے وہ مجذوب ہوتا ہے اور جو سویا رہے تو اسے کوئی کیا کرے اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ بات سنکر صرف کان تک رکھنے سے فائدہ نہیں ہوتا۔ جب تک دل کو خبر نہ ہو۔ انسان ایک دو کاموں سے سمجھ لیتا ہے کہ میں نے خدا کو راضی کر لیا۔ حالانکہ یہ بات نہیں ہوتی۔ اطاعت ایک بڑا مشکل امر ہے۔ صحابہ کرامؓ کی اطاعت، اطاعت تھی کہ جب ایک دفعہ مال کی ضرورت پڑی تو حضرت عمرؓ اپنے مال کا نصف لے آئے اور حضرت ابوبکرؓ اپنے گھر کا مال و متاع فروخت کر کے جس قدر رقم ہو سکی وہ لے آئے۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے سوال کیا کہ تم گھر میں کیا چھوڑ آئے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نصف۔ پھر ابوبکرؓ سے دریافت کیا انہوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسولؐ گھر چھوڑ آیا ہوں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس قدر تمہارے مالوں میں فرق ہے اسی قدر تمہارے اعمال میں فرق ہے۔

کیا اطاعت ایک سہل امر ہے؟ جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اس سلسلہ کو بدنام کرتا ہے حکم ایک نہیں ہوتا بلکہ حکم تو بہت ہیں جس طرح بہشت کے کئی دروازے ہیں کہ کوئی کسی سے داخل ہوتا ہے اور کوئی کسی سے داخل ہوتا ہے۔ اسی طرح دوزخ کے کئی دروازے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تم ایک دروازہ تو دوزخ کا بند کرو اور دوسرا کھلا رکھو.... پس خوب یاد رکھو جس طرح دنیا میں ایک عام قانون قدرت خدا کا ہے کہ تربد اگر ہندو کھائے تو اسے بھی دست آئیں گے اور اگر مسلمان کھائے تو اسے بھی دست آئیں گے۔ اسی طرح آفتاب و ماہتاب کی روشنی سے ہر ایک قوم مشترکہ فائدہ اٹھاتی ہے۔ اور ایک خاص قانون ہے جو مومنین کے ساتھ برتا جاتا ہے۔ وہ بہت لذیذ اور شیریں ہے اور بہت سے پھلوں سے بھرا ہوا ہے اور ان پھلوں کے درمیان شیرہ بھرا ہوا ہے نہ کہ نشتر۔

ہر ایک کو واجب ہے کہ خوب سمجھے اور اپنے بھائی کو سمجھا دے اور گھر میں عورتوں کو سمجھا دے حاضر غائب کو بتلا دے۔ دھوکا کھانے والے بہت ہوں گے کیونکہ ابتدائی حالت ہے۔ اسم نویسی کروا کر کوئی خیال نہ کرے کہ صرف اتنے ہی فعل سے وہ خدا کی حفاظت میں آگیا۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۷۳ تا صفحہ ۷۵)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۲۳ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

[redacted]

— ربوہ ۲۳ اپریل۔ کل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ناسازی طبع کے باوجود مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی اور ایک نہایت اہم خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے تحریک جدید کی اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریک جدید کے دفتر سوم کے آغاز کا اعلان فرمایا اور اس ضمن میں فرمایا کہ "دفتر سوم" یکم نومبر ۱۹۶۵ء سے جاری شدہ متصور ہوگا۔ یہ امر بتایا گیا ہے کہ دفتر اول اور دفتر دوم کی طرح دفتر سوم بھی سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے دور مبارک کی طرف منسوب ہے۔ حضور نے ہدایت فرمائی کہ وہ تمام احباب جنہوں نے تحریک جدید کے مالی جہاد میں یکم نومبر ۱۹۶۵ء یا اس کے بعد سے حصہ لینا شروع کیا ہے ان کے وعدہ جات اور چندے دفتر سوم میں ہی محسوب ہوں۔

حضور نے صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال کے اختتام کے پیش نظر جماعتوں کو نئے سال کے بجٹ بنانے اور چندوں کی ماہ بماہ باقاعدہ وصولی کے ضمن میں بھی نہایت اہم اور بیش قیمت ہدایات سے نوازا۔ حضور کے اس خطبہ کا مکمل متن انشاء اللہ العزیز قریب اشاعت میں ہدیۂ قارئین کیا جائے گا۔ تاکہ جماعتیں اور احباب حضور کی ان ہدایات پر جلد از جلد کما حقہ عمل پیرا ہونے کی سعادت حاصل کر سکیں۔

— چونکہ اب موسم گرم ہو رہا ہے اور ۲½ بجے دوپہر کو کافی گرمی ہو جاتی ہے، اس لئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے آئندہ کے لئے ربوہ کی مستورات کی ملاقات کے لئے جمعہ کے دن کی بجائے جمعرات کو صبح ۸ تا ۹ بجے کا وقت اور بیرون ربوہ سے آنے والی مستورات کے لئے اتوار کے دن صبح ۱۰ بجے کا وقت مقرر فرمایا ہے۔ مستورات کو چاہیئے کہ وقت کی پابندی کریں۔ مردوں کے لئے سوائے جمعہ کے دن کے باقی ایام میں ۱۱ بجے کا وقت مقرر شدہ ہے۔ (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

— لاڑکانہ — حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ ان کی دوسری آنکھ کا اپریشن ۲۳ اپریل ۶۶ء کو لاڑکانہ میں مکرم ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب سول سرجن کر رہے ہیں۔ احباب کرام سے اس اپریشن کی کامیابی کے لئے متواتر دعائیں کرنے کی درخواست ہے۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۴ اپریل ۶۶ء

عقیدہ وفاتِ مسیح عیسائیت کیلئے ضربِ کاری ہے

مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی پر مودودی صاحب کی جماعت کے اخبار الفضل میں جو تبصرہ کیا گیا ہے۔ اس میں ایک اور بات بھی محل نظر ہے اور وہ یہ کہ اس میں لامذہب لوگوں کے بالمقابل تو "قادیانیوں کی ناکامی" ظاہر کی گئی ہے (حالانکہ یہ بھی سراسر غلط ہے) لیکن عیسائیت کے مقابلہ میں احمدیت کی کامیابی کو وہ بھی نہیں جھٹلا سکے۔

بات یہ ہے کہ ان لوگوں کے قلوب خود محسوس کرتے ہیں کہ عیسائیوں کا مقابلہ کرنا عقیدہ حیات مسیح کے حاملین کے بس کا روگ نہیں ہے۔ عیسائیت کا کامیاب مقابلہ صرف احمدی ہی کر سکتے ہیں جو حضرت مسیح کی وفات ثابت کر کے گویا عیسائیوں کے بنیادی مسئلہ الوہیت مسیح اور کفارہ پر تبر رکھ دیتے ہیں۔ بھلا جو لوگ خود حضرت مسیح کو آسمان پر زندہ مانتے ہوں اور اس طرح حضرت مسیح کی طرف خدائی صفات منسوب کر کے نادانستہ طور عقیدہ الوہیت مسیح کی تائید کر رہے ہوں۔ وہ عیسائیت کا مقابلہ کر ہی کس طرح سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ افریقہ میں عیسائیت سے جماعت احمدیہ کے مقابلہ کا ذکر صرف یہ کہہ کر ٹال دیا گیا ہے کہ احمدی مبلغ

"عیسائیوں سے مناظرہ بازی کرتے ہیں"

مگر یہ نہیں بتایا کہ اس مناظرہ بازی کا نتیجہ کیا ظاہر ہو رہا ہے۔ لیجئے ہم بتلائے دیتے ہیں کہ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ خود افریقن مسلمان بھی یہ اعتراف کرنے لگے ہیں کہ

"اگر احمدیت اس ملک میں بروقت نہ آتی تو نہ جانے مسلمانوں کی کیا حالت ہوتی کیونکہ ایک طرف عیسائی اسلام پر پوری طرح مسلح ہو کر حملہ آور تھے اور دوسری طرف مسلمان لیڈروں نے اسلامی تعلیمات کو اس طور پر دنیا کے سامنے پیش کیا تھا کہ بجائے کشش کے لوگ اسلام سے متنفر ہو رہے تھے۔ مگر جماعت احمدیہ نے ہی آ کر اسلامی تعلیمات کو ان کی صحیح شکل میں پیش کر کے عیسائیت کو شکست دی۔"

(سیرالیون کے ایک صوبائی وزیر کا بیان منقول از الفضل ۲۱ اگست ۶۳ء)

تبصرہ نگار نے تو لکھا ہے کہ افریقہ میں

"عیسائیت کی طرف کھینچنے والی چیزیں تعلیم، علاج اور دوسرے مادی فائدہ کا لالچ ہے۔"

لیکن حقیقت یہ ہے کہ عقیدہ حیات مسیح بھی عیسائیت کی طرف کھینچنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب احمدیت نے افریقہ میں جا کر وفات مسیح کا صحیح اسلامی عقیدہ پیش کیا تو نہ صرف عیسائیوں نے اسے اپنے لئے ایک ضرب کاری سمجھا بلکہ مسلمانوں نے بھی یہ محسوس کیا کہ فی الحقیقت اس عقیدہ سے ہی عیسائیت کی بیخ کنی کی جا سکتی ہے اور مسلمانوں کو عیسائیت سے بچایا جا سکتا ہے۔

خود مسلمانوں کے دینی راہنماؤں کو بھی اس کا اعتراف و اقرار ہے کہ عقیدہ وفات مسیح عیسائیت کو شکست دینے کے مترادف ہے۔ چنانچہ جناب مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مرحوم جیسے چوٹی کے عالم نے بھی اپنے دیباچہ تفسیر القرآن کے صفحہ ۳ پر یہ تحریر فرمایا ہے کہ

"ولائت کے انگریزوں نے روپے کی بہت مدد کی۔ اور آئندہ کی مدد کے مسلسل وعدوں کا اقرار لے کر ہندوستان میں داخل ہو کر بڑا طلاطم برپا کر دیا۔۔۔۔ تب مولوی غلام احمد صاحب قادیانی کھڑے ہو گئے اور (آپ نے) پادری اور اس کی جماعت سے کہا کہ جس عیسےٰ کا تم نام لیتے ہو وہ تو دوسرے انسانوں کی طرح فوت ہو چکا ہے اور جس عیسےٰ کے آنے کی خبر ہے وہ میں ہوں۔۔۔۔ اس ترکیب سے اس نے ہندوستان سے لیکر ولائت تک کے پادریوں کو شکست دے دی۔"

اللہ تعالےٰ کے فضل سے احمدیت کے ذریعہ عیسائیت کی یہ شکست ہر جگہ واضح سے واضح تر ہوتی جا رہی ہے۔ اسی شکست کا یہ نتیجہ ہے کہ عیسائی احمدیوں کے سامنے آنے سے گھبراتے ہیں۔ بلکہ ان کی تنظیموں کی طرف سے انہیں یہ ہدایت دی جاتی ہے۔ کہ وہ احمدیوں سے کبھی تبادلہ خیالات نہ کریں۔ کیونکہ انہیں اچھی طرح علم ہے کہ اس کا نتیجہ ہمیشہ شکست کی صورت میں ہی رونما ہوتا ہے۔

ہمارے ہاں بعض اصحاب کی متواتر یہ کوشش چلی آتی ہے کہ وہ مسئلہ حیات و ممات مسیح کی اہمیت کو کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور بڑی سادگی سے یہ کہتے ہیں کہ بھلا اس مسئلہ کا اسلام کی عملی زندگی یا اس کی ترقی سے کیا تعلق؟ درحقیقت وہ اس پردہ میں اپنے موقف کی ناکامی کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ چونکہ وہ قرآن و احادیث سے حیات مسیح ثابت نہیں کر سکتے۔ اور عقل سلیم بھی اسے باور نہیں کرتی۔ اس لئے وہ اسے ٹالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن ایسا کرنے سے اس مسئلہ کی اہمیت ہرگز کم نہیں ہو سکتی۔ جلد یا بدیر انہیں تسلیم کرنا پڑے گا (اور عملاً تو وہ اب بھی تسلیم کرتے ہیں) کہ یہ مسئلہ عیسائیت کو شکست دینے کے لئے بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ اور بانی سلسلہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ ارشادات بالکل صحیح اور درست ہیں کہ:۔

(۱) "لوگ بعض دقت دھوکا دیتے ہیں کہ وفات مسیح کی بحث کی ضرورت ہی کچھ نہیں۔ حالانکہ اصل جڑ یہی ہے۔ اس مسئلہ سے عیسائیوں کی ساری کارروائی باطل ہوتی ہے۔ اور حضرت مسیح کی خدائی کی ٹانگ ٹوٹ جاتی ہے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت دنیا میں قائم ہوتی ہے یہی وجہ ہے۔ کہ قرآن شریف نے وفات مسیح کے مسئلہ پر برخلاف اور نبیوں کی وفات کے بہت ہی زور دیا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۵۳)

(۲) "اس ایک مسئلہ سے ہی عیسائیت کا ستون ٹوٹ جاتا ہے۔ کیونکہ جب صلیب پر مسیح کی موت ہی نہیں ہوئی اور وہ تین دن کے بعد زندہ ہو کر آسمان پر گئے ہی نہیں تو الوہیت اور کفارہ کی عمارت تو بیخ و بنیاد سے گر پڑی۔۔۔۔ یہی وجہ ہے کہ ہم وفات مسیح کے مسئلہ پر زیادہ زور دیتے ہیں۔ کیونکہ اسی موت کے ساتھ عیسائی مذہب کی بھی موت ہے۔"

(ملفوظات جلد اول ۳۳۴)

"وفات مسیح کا مسئلہ اس زمانہ میں حیات اسلام کے لئے ضروری ہوگیا ہے۔ اس لئے کہ حیات مسیح سے جو فتنہ پیدا ہوا ہے وہ بہت بڑھ گیا ہے۔۔۔۔ اگر یہ بات صحیح ہوتی اور درحقیقت حضرت عیسےٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر چلے جاتے جیسا کہ عیسائی کہتے ہیں اور مسلمان اپنی غلطی اور ناواقفی سے ان کی تائید کرتے ہیں۔ تو پھر اسلام کے لئے تو ایک ماتم کا دن ہوتا۔ کیونکہ اسلام تو دنیا میں اس لئے آیا ہے تاکہ اللہ تعالےٰ کی ہستی پر دنیا کو ایک ایمان اور یقین پیدا ہو اور اس کی توحید پھیلے۔۔۔۔ عیسائیوں نے مسیح کی اس خصوصیت کو پیش کر کے دنیا کو گمراہ کر دیا ہے اور مسلمانوں نے بغیر سوچے سمجھے ان کی اس ہاں میں ہاں ملا دی اور اس ضرر کی پروا نہ کی جو اس سے اسلام کو پہنچا۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص ۳۳۷، ۳۳۸)

(خورشید احمد)

فضائل القرآن

تورات، حج کعبۃ اللہ اور اشہر الحرام

قرآن حکیم پر ایک سوال کا جواب

(محترم شیخ عبد القادر صاحب۔ لاہور)

کینیڈا سے میرے ایک واجب الاحترام بزرگ نے بعض سوالات بھیجے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"میرے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد بالخصوص قابلِ توجہ ہے کہ عیسائیت تو شکست کھا چکی۔ ہماری جنگ سائینس فلسفیت اور دہریت سے ہے۔"

مغرب کے الحادی ذہن میں قرآن حکیم کے کلامِ الٰہی ہونے پر جو اعتراضات پیدا ہوتے ہیں یا ہو سکتے ہیں ان کے جوابات کی طرف پوری توجہ مبذول کرنا چاہیئے۔ صاحب موصوف لکھتے ہیں:۔

"اور اس کے لئے مجھے وہ (علماء اور) سائنسدان پیارے لگیں گے جو سچے طور پر بہادر ہوں اور اعتراض کو اس کے پاتال تک کھود دیں اور پھر حق کی تلاش کریں۔ اور اگر یہ کلام خدا کا کلام ہے (بلکہ یقیناً ہے) تو اس کی صداقت ثابت کریں۔"

مکتوب نویس بزرگ نے ایک اہم اعتراض کی طرف توجہ دلائی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"قرآن حکیم میں اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللّٰهِ تک تو نیچر کی رُو سے بات بآسانی سمجھ میں آجاتی ہے۔ لیکن مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ یہ حصہ محکم ثبوت چاہتا ہے۔ کس مذہب کے کس حکم آسمانی کی رُو سے وہ چار مہینے حرمت والے بنے؟ بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ عربوں نے اپنی جنگجویانہ طبیعت کی وجہ سے اصلاح کی خود آپ صورت پیدا کی۔ کیا بائیبل میں اس حکم کی کوئی تائید ملتی ہے۔ اگر نہیں تو پھر کہاں سے تلاش کیا جائے۔

اب "نسیئ" کا سوال آتا ہے۔ یہ اس لحاظ سے تو زیادتی معلوم ہوتی ہے کہ ایک مقررہ قانون یا رواج کو یا مسلّمہ اصل کو مرضی کے مطابق توڑ لیا جائے لیکن اگر بنیادی حکم ہی آسمانی ثابت نہ ہو بلکہ رواجی ہو تو پھر اس میں تبدیلی "زیادۃ فی الکفر" کیسے ہوگی۔ اس کے معنے بھی سمجھنے پڑیں گے۔"

اس سوال کی میں کچھ وضاحت کر دیتا ہوں۔ صاحب موصوف نے سورۃ توبہ کی مندرجہ ذیل آیات کا حوالہ دیا ہے:۔

"یقیناً مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہی ہوتی ہے۔ یہ (کتاب اللہ کی رو سے) اللہ کا قانون ہے یہ اس دن سے ہے جب سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔ ان مہینوں میں سے چار عزت کے مہینے ہیں۔ یہ دینِ قیم ہے پس چاہیئے کہ ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کیا کرو۔۔۔۔۔ (حرمت والے مہینوں کا ادل بدل یعنی) نسیئ صرف کفر کے زمانہ کی زیادتی ہے جس کے ذریعہ سے کافر لوگ گمراہ ہوتے رہتے ہیں۔ وہ اسے ایک سال حلال قرار دیتے ہیں اور دوسرے سال حرام قرار دیتے ہیں تاکہ وہ مہینوں کو سال کی مقررہ گنتی کے برابر کر دیں اور ان مہینوں کے مطابق کر دیں جن میں جنگ منع ہے۔"

(توبہ آیت ۳۷-۳۶)

ان آیات سے ظاہر ہے کہ قانونِ قدرت اور کتابِ فطرت میں اللہ تعالےٰ نے مہینوں کی گنتی بارہ مقرر کی ہے۔ ان میں سے چار حرمت والے مہینے ہیں ان میں جنگ منع ہے۔ ان مہینوں میں تین مہینے ذیقعدہ، ذوالحجہ اور محرم حج کے مہینے ہیں۔ ارضِ حرم میں لوگوں کی آمد و رفت کے لئے یہ مہینے مخصوص ہیں اور ایک مہینہ رجب کا ان کے علاوہ ہے۔ یہ مہینے مناسک حج و عمرہ آزادانہ تجارت، باہمی معاہدات بین الاقوامی محبت اور مودت کے لئے خاص ہیں۔ لہٰذا ان چاروں مہینوں میں عربوں کے نزدیک جنگ و جدل منع تھی۔ مقصد یہ تھا کہ لوگ امن و سکون اور دلجمعی سے مناسکِ حج ادا کر سکیں۔ راستے کا امن میسر ہو۔ پھر باہمی معاہدات اور تجارت کے مواقع پیدا ہو سکیں۔ عرب کے کفار ان مہینوں میں ادل بدل کرتے رہتے تھے تاکہ جنگ کو طول دیا جا سکے۔ اسے نسیئ کہا جاتا۔ قرآن حکیم نے اَشْهُرُ الْحُرُمِ کی حرمت کو برقرار رکھا اور نسیئ کو "زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ" قرار دیا۔ اب بجا طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ چار ماہ کی حرمت کس آسمانی سند سے عرب معاشرے میں قائم ہوئی کہ قرآنِ حکیم نے اسے کتاب اللہ کے دائمی قانون کا درجہ دے دیا۔ اگر یہ حکم محض رواجی تھا تو اس میں تبدیلی یا ترمیم زیادۃ فی الکفر کیسے ہو گیا۔ اگر عہدِ عتیق کی یہ حرمت کسی آسمانی حکم کا نتیجہ ہے تو آسمانی کتابوں میں اس کا ذکر کیوں نہیں؟

یہ سوال بہت اہم اور دلچسپ ہے۔ قرآنِ حکیم کا یہ کمال ہے کہ اعتراض کا جواب بھی اسی جگہ موجود ہوتا ہے جہاں اعتراض پیدا ہوتا ہے۔ دعویٰ اور دلیل کا امتزاج قرآن حکیم میں اس خوبی سے کیا گیا کہ دل عش عش کر اٹھتا ہے اور اس عاشقِ قرآن والی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جس نے والہانہ انداز میں کہا تھا ؎

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے
(المسیح الموعودؑ)

اب دیکھ لیجئے چار مہینوں کی حرمت کا جہاں ذکر ہے وہیں "ذَالِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ" کہہ کر اس کی آسمانی سند کا ذکر بھی کر دیا۔ قرآنِ حکیم کی رُو سے "دینِ ابراہیم" کا وہ حصہ جو کہ دائمی صداقتوں پر مشتمل ہے دینِ قیم ہے۔ گویا دینِ ابراہیم میں "اَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ" کے حکم کے ساتھ ہی چار مہینوں کی حرمت کا اعلان کیا گیا تاکہ لوگ سہولت سے حج کر سکیں۔ تجارت کے آزادانہ وسائل پیدا ہوں۔ متحارب قومیں مل بیٹھیں۔ لوگ چین کا سانس لیں۔ باہمی کدورتیں اور آپس کی غلط فہمیاں دور ہوں۔ محبت اور مودت کی فضا پیدا ہو جس کے نتیجہ میں امن و امان کا دور دورہ ہو۔ یہ نیک اقدام محض عربوں کا رواج نہیں تھا۔ بلکہ اس کی بنیاد بڑی دور رس اور بہت گہری تھی۔ اس کی اساس الدِّينُ الْقَيِّمُ یعنی دینِ ابراہیم ہے۔ آج بھی اگر اقوامِ متحدہ اس زریں اصول کو اپنے چارٹر میں شامل کر لے اور دنیا کی قومیں (صرف کرسمس کے چند دنوں کی بجائے) تین ماہ تک متواتر اور پھر ایک ماہ میں جنگ نہ کرنے کا عہد کریں۔ تو جوش و خاہ بڑی حد تک ٹھنڈا ہو سکتا ہے باہمی دشمنیاں دور ہو سکتی ہیں۔ صلح اور امن کی طرح پڑ سکتی ہے۔ مستقل اور پائیدار امن کی بنیاد تلاش کی جا سکتی ہے۔ تڑپتی ہوئی انسانیت کو سستانے کا موقع مل سکتا ہے۔

ظاہر ہے کہ "اربعہ حرم" میں محض عربوں کے رواج کی توثیق نہیں کی گئی بلکہ بتایا یہ گیا کہ یہ نیک اقدام کتاب اللہ اور دینِ قیم کا حصہ ہے۔ آسمانی تعلیم کا بہترین ثمرہ۔

اب سوال کا دوسرا حصہ قابلِ توجہ ہے کہ آسمانی کتابوں میں حج اور حرمت والے مہینوں کا ذکر کیوں نہیں ہوا۔ قرآنِ حکیم نے دینِ ابراہیم کی تعیین کے لئے صحفِ ابراہیم و موسیٰ کا بالخصوص ذکر کیا ہے۔ صحف ابراہیم ناپید ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ آئندہ جا کر کنعان و عرب کے آثار سے منکشف ہو جائیں۔ صحفِ موسیٰ ہمارے سامنے ہیں لیکن مشکل یہ ہے کہ تورات ایک لمبے زمانہ تک ترمیم و اضافہ کے چکر میں سے گذرتی رہی۔ علماء کے نزدیک موجودہ تورات میں روایات مختلفہ کو سمو دیا گیا۔ تورات ضائع ہونے کے بعد کئی ایک ماخذوں کی مدد سے دوبارہ ترتیب دی گئی۔ گوناں گوں کہانیاں، ایک کہانی کی صورت میں ڈھالی گئیں جس کے باعث واقعات کچھ کے کچھ ہو گئے۔ بایں ہمہ تورات کے پس منظر میں حج اور حرمت والے مہینوں کی جھلک ہم پاتے ہیں بعض حوالے قارئین کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔ ان پر مجموعی نظر ڈالئے۔ قرآنی دعویٰ کی صداقت واضح ہو جاتی ہے۔

(۱)

حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے دربار میں کھڑے ہیں۔ بنی اسرائیل کو لے جانے کی اجازت چاہتے ہیں ان کی تقریر کے الفاظ عبرانی تورات میں

محفوظ ہیں۔ کہتے ہیں

"ہم اپنے جوانوں اور اپنے بوڑھوں اپنے بیٹوں اور اپنی بیٹیوں، اپنے گلوں اور اپنے گائے بیلوں سمیت جائیں گے۔ ہم کو ضرور ہے کہ ہم خداوند یہواہ کا "حج" کریں۔" (خروج ۱۰/۹)

عبرانی تورات میں "حج یہواہ" کے لفظ موجود ہیں۔ حج کے لئے کہاں جانا تھا؟ تورات میں لکھا ہے:۔

"خداوند اسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے کہ میرے لوگوں کو جانے دے تاکہ وہ مدبر (یعنی ارض غیر ذی زرع) میں میرے لئے "حج" کریں۔" (خروج ۵/۱)

بائیبل میں یہ وضاحت بھی موجود ہے کہ بیابان عرب کا نام مدبر ہے۔ صحیفہ یرمیاہ ۲/۲ میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل نے چالیس سال کی مہاجرت کے ایام مدبر یعنی "ارض لا زرعہ" میں بسر کئے اور ۳/۲ میں ہے کہ اس سے مراد "مدبر عربہ" یعنی بیابانِ عرب ہے۔

کتباتِ بابل اور شمالی عرب کے صنعوی کتبات میں صحرائے عرب کو "مدبارو" کہا گیا۔ اب بات بالکل صاف ہے۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام صحرائے عرب میں خدا تعالےٰ کے نام کا حج اور اس کے مناسک کی اجازت چاہتے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی امت کو لیکر جب مصر سے نکلے تو وہ شاہراہ حج پر گامزن ہو گئے۔ وہ صحراء سینا کو عبور کر کے خلیج عقبہ کے کنارے پر پہنچے۔ وہاں سے (حج کے قافلوں کے نقشِ قدم پر) ارض حجاز کی طرف مڑ گئے۔

تورات میں لکھا ہے کہ ان کا منتہائے سفر "مدبر فاران" تھا۔ وہ "فاران کے قاوس" میں پہنچے۔ سینا کے علاوہ فاران کے قاوس میں بھی ان پر جلوۂ خداوندی کا ظہور ہوا (گنتی ۱۰/۱۲، ۱۳/۲۶، ۳، استثناء ۳۳/۲ حبقوق ۳/۳) قاوس کے معنی عبرانی زبان میں "متبرک مکان" "مقدس جگہ" یا حرم کے ہیں۔ فاران حجاز کا قدیمی نام ہے۔ فاران کا قاوس مکہ معظمہ اور کعبۃ اللہ ہے۔ مکہ معظمہ کے اسماء قدیمہ میں سے ایک نام القادس ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حج کا کشفی نظارہ دکھایا گیا۔

(بخاری کتاب وجوب حج)

اہلِ تورات نے کعبۃ اللہ کے اس حج پر اخفائے حق کا پردہ ڈالنے کے لئے ایک دوسری روایت تورات میں درج کر دی کہ موسیٰ علیہ السلام کا ارادہ بیابان میں تین دن کی راہ پر عبادت کے لئے جانے کا تھا۔ علماء عصر حاضر اب تسلیم کرتے ہیں کہ یہ روایت کسی دوسرے ماخذ سے لی گئی۔ تورات میں جس حج کا ذکر ہے وہ مکہ معظمہ کی طرح کسی دور کے مقدس مقام سے متعلق ہے۔

پیکس بائیبل کو منٹری کے جدید ایڈیشن میں لکھا ہے:۔

Hebrew. hagh is related to the Arabic al-haj, "The pilgrimage" (to Mecca) 545 a

پھر لکھا ہے:۔

"خروج ۵/۱ میں جہاں عبادت کے لئے بیابان میں جانے کا ذکر ہے وہاں عبرانی میں حج کا لفظ ہے۔ جس کے حقیقی معنے کسی مقدس مقام کی زیارت کے ہیں۔ جیسا کہ مسلمان مکہ معظمہ کا حج کرتے ہیں۔"

(تفسیر خروج ۵/۱)

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ بیابانِ عرب میں مکہ معظمہ کے علاوہ وہ کونسی جگہ تھی جہاں کعبۃ اللہ کی طرح حج ہوتا تھا۔ بیت المقدس حضرت سلیمان علیہ السلام نے بنوایا تھا۔ ظاہر ہے کہ عہدِ موسوی میں صرف کعبۃ اللہ کا حج تھا جس کے لئے سارے مشرق وسطی کے لوگ کشاں کشاں پہنچتے اور حج کے تین مہینوں میں امن و امان سے یہ فریضہ ادا کرتے۔ خود کتبات مصر میں سرزمینِ حجاز کو "پانطر" کہا گیا یعنی مقدس سرزمین یا ارض حرم۔

یہ تحقیق جو کہ میں نے بڑے اختصار سے پیش کی ہے ظاہر کرتی ہے کہ صحفِ موسیٰ میں حج کعبۃ اللہ کا ذکر موجود ہے۔

(۲)

حج کعبۃ اللہ اور حرمت والے مہینے لازم و ملزوم ہیں۔ اب ہم دیکھتے ہیں تورات کی روایات مختلفہ میں کہیں حج کے مہینوں کا بھی ذکر ہے۔ حرمت والے مہینوں میں ذیقعدہ، ذوالحجہ اور محرم حج کے تین مہینے ہیں۔ (بخاری کتاب التفسیر) عبرانی تورات میں لکھا ہے:۔

"تو سال بھر میں تین مرتبہ میرے لئے حج منانا۔۔۔ سال میں تینوں مرتبہ تمہارے ہاں کے سب مرد خداوند خدا کے آگے حاضر ہوا کریں۔"

(خروج ۲۳/۱۴، ۱۷)

بنی اسرائیل کے لئے حج کے تین مہینوں میں تین مرتبہ خدا تعالےٰ کی حاضری فرض کی گئی۔ یہ تین ماہ نہایت درجہ مقدس اور دینی کاموں کے لئے وقف تھے۔ بنی اسرائیل کی حج کی تفصیل بڑی دلچسپ ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سب سے پہلے بنی اسرائیل کے ہمراہ کعبۃ اللہ کا حج کیا۔ چالیس سالہ مہاجرت کے دور میں کعبۃ اللہ کے نمونہ پر ایک خیمہ اجتماع بنایا گیا۔ اس کے ارد گرد بنی اسرائیل کے بارہ قبائل کھڑے ہو کر عبادت کرتے، قربانیاں دیتے اور مناسک حج ادا کرتے۔ حج کعبۃ اللہ کے بعد خیمہ اجتماع کا مثالی اور ظلی حج بنی اسرائیل پر فرض کر دیا گیا۔ حج کے تین مہینوں میں بنی اسرائیل تین دفعہ خدا تعالیٰ کے حضور اکٹھے ہوتے دعائیں کرتے۔ اسی طرح قربانیاں دیتے جس طرح حج کعبۃ اللہ کے مناسک ہم پر فرض ہیں۔

(۳)

چار حرمت والے مہینوں میں ساتواں مہینہ رجب کا ہے۔ تورات میں لکھا ہے:۔

اور یہ تمہارے لئے ایک دائمی قانون ہو کہ ساتویں مہینے کی دسویں تاریخ کو تم (ریاضت و عبادت کے ذریعہ) اپنی اپنی جان کو دکھ دینا۔۔۔ کیونکہ اس روز تمہارے واسطے تم کو پاک کرنے کے لئے کفارہ دیا جائیگا۔ سو تم اپنے سب گناہوں سے خداوند کے حضور پاک ٹھہرو گے یہ تمہارے لئے خاص آرام کا سبت ہو گا۔ تم اس دن اپنی اپنی جان کو دکھ دینا یہ دائمی قانون ہے۔ (احبار ۱۶/۲۹ تا ۳۱ و ۲۵/۹)

اس دائمی قانون کو قرآن حکیم میں "ذالک الدین القیم" کہا گیا۔ ان حوالوں سے ظاہر ہے کہ صحفِ موسیٰ میں حج کعبۃ اللہ، خیمہ اجتماع کے ظلی اور مثالی حج پھر حرمت والے چار مہینوں کا ذکر ہے۔ قرآن حکیم کے دعویٰ کی صداقت اب بالکل واضح ہے۔

(۴)

عظیم جرمن سکالر ولہاسن نے تورات کا حج اور کعبۃ اللہ کا حج۔ تورات کے اور عربوں کے حرمت والے مہینوں میں مماثلت اور مشابہت دیکھ کر یہ تحقیق پیش کی ہے کہ ان میں گہرا تعلق اور لازوال رشتہ ہے۔ گو نتیجہ انہوں نے غلط اخذ کیا۔ بہرحال ان کی تحقیق بڑی دلچسپ ہے۔ پیکس شرح بائیبل میں لکھا ہے:۔

ولہاسن نے ثابت کیا ہے کہ عربوں کا حج اور تورات کے تہوار جن کو حج کہا گیا اپنے بیشتر خدوخال کے لحاظ سے ایک ہی تصویر سے متعلق ہیں۔

"یہ حج قدیم عرب زندگی میں اجتماع کے مواقع بہم پہنچاتے۔ وہ قبائل جو کہ بالکل الگ تھلگ رہتے۔ ان کا امن و امان ان کے قبیلہ تک محدود ہوتا۔ وہ ان مواقع پر "اللہ تعالےٰ کی حفاظت" میں ایک مقام پر اکٹھے ہو جاتے ان اجتماعات کے موقع پر لوگوں کے معاملات ریاستوں کے تعلقات اور قوموں کے حقوق کے اہم سوالات طے پاتے۔ خراج ادا کیا جاتا حرمت والے مہینوں میں عارضی جنگ بندی کے فیصلے کئے جاتے یا ایک سال کے لئے جنگ کو ملتوی کر دیا جاتا۔ ان اجتماعی فوائد کے علاوہ انفرادی میل جول اور تعلقات کی گوناں گوں صورتیں پیدا ہوتیں۔ یہ واحد موقع ہوتا جبکہ مختلف قبائل بلا خوف و خطر آزادی سے گھوم پھر سکتے اور اپنے اختلافات طے کرتے۔ تجارت کی گہما گہمی ہوتی غلام خریدے جاتے اور آزاد کئے جاتے وہ قبائل جو کہ ایک دوسرے کی شکل دیکھنے کے روادار نہ ہوتے مل بیٹھتے اور بعض دفعہ گھل مل جاتے۔"

(پیکس شرح بائیبل (پرانا ایڈیشن) ص۱۰۳)

(۵)

بنی اسرائیل کے مقدس لٹریچر میں حنوک نبی کے نام سے صحائف شامل ہیں۔ اسی طرح جوبلی کا صحیفہ بھی قابلِ ذکر ہے۔ ان صحائف میں لکھا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے انسانوں کو فرشتوں کے ذریعہ جو علوم سکھائے ان میں بارہ مہینوں کا تقرر کیا اور سال کے چار مہینے چار موسموں کے لئے مخصوص کئے۔ جوبلی کے صحیفہ میں لکھا ہے کہ پہلا، چوتھا، ساتواں اور دسواں مہینہ اشہر اربعہ ہیں۔ جوبلی کا کیلنڈر بہت قدیم ثابت ہوا ہے[1]

ارض کنعان کے آثار قدیمہ سے ثابت ہوا ہے کہ کنعانی بھی مناسک حج کی طرح تہوار مناتے۔ ان مناسک کے لئے انہوں نے بعض مقدس مقامات بنائے ہوئے تھے جہاں وہ حج کے تین مہینوں میں جمع ہوتے تھے۔ چار مہینے چار موسموں کے پیشِ نظر محترم تھے۔ آج سے تین ہزار سال قبل کے کیلنڈر میں جو کنعان میں جزر مقام سے ملا ۱۲ ماہ اور چار موسمی مہینوں کا ذکر ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو۔

(پیکس بائیبل کو منٹری جدید ایڈیشن ۳۷ الف)

الغرض حرمت والے مہینوں کا انتظام امم قدیمہ کا روحانی اور معاشری ورثہ ہے آسمانی صحائف میں اس کا ذکر ہے۔ قرآن حکیم نے اس کا ذکر کر کے اسے لازوال بنا دیا۔

آخر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ طبرانی سے روایت ہے:۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس وادی الروحاء میں مجھ سے پہلے ستر انبیاء نے نماز پڑھی اور حضرت موسیٰؑ بھی یہاں سے گذرے وہ دو چادروں میں (احرام باندھے ہوئے) تھے۔ ناقہ ورقا پر سوار ستر ہزار بنی اسرائیل کے ہمراہ انہوں نے اسی بیت العتیق کا حج کیا۔

(رواہ طبرانی تاریخ الوفا جلد ۲ صفحہ ۱۶۷)

---

1. The Dead Sea Scrolls by Burrows P. 289, 291
2. The Dead Sea Scrolls by Allegro P. 128

وصیت اس زمانہ کا لازمی جہاد ہے

ہر احمدی کیلئے وصیت کرنا ضروری ہے

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

جماعت احمدیہ کا قیام ایک خاص مقصد کے لئے ہے اور احمدی بننے کا ایک معین نصب العین ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں نام کی نہیں بلکہ کام کی قدر ہے۔ وہ خلوص سے بجا لائے گئے اعمال کو ہی قبول فرماتا ہے۔ اس زمانہ میں اپنے مامور کے ذریعہ نئی جماعت بنانے کا یہی مدعا ہے کہ مخلص عاملین کی ایسی جماعت تیار کی جائے۔ جو اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے آمادہ ہو اور غلبۂ اسلام کے یقین سے لبریز ہو کر میدان عمل میں کود پڑے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی اس زمانہ میں ہم سب کے لئے نمونہ ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو اطلاع دی گئی کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز آپ کے ذریعہ سے ہو رہا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے لئے یہی مقصد فرمایا ہے۔ تو آپ نے کامل یقین اور پوری بصیرت کے ساتھ اس کے لئے کام شروع فرما دیا۔ آپ اکیلے تھے اپنے بھی اعلان حق پر بیگانے ہو گئے مخالفین اسلام نے آپ کے مشن کا اعلان سنکر استہزاء سے کام لیا۔ عیسائی پادری اور آریہ پنڈت خیال کرتے تھے کہ اسلام تو اب چند روز کا مہمان ہے۔ اس کے غلبہ کا سوال ہی کہاں پیدا ہوتا ہے۔ وہ سمجھتے تھے کہ حضرت مرزا صاحب کا یہ ایسا خواب ہے جو کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ خود مسلمان کہلانے والے علماء اسلام بھی اسلام کے ابھرنے اور مسلمانوں کے روحانی غلبہ سے مایوس ہو رہے تھے۔ دردمند مسلمان اسلام کے مرثیے لکھ رہے تھے ایسے نامساعد حالات میں صرف ایک ہی وجود دنیائے اسلام میں نظر آتا ہے جس نے کہا کہ اسلام اپنی روحانی طاقت کے طفیل تمام ادیان باطلہ پر غالب آنے والا ہے اور یہ کام اللہ تعالیٰ میرے اور میرے اتباع کے ذریعہ سے پایۂ تکمیل تک پہنچائے گا زندگی بھر آپ نے اس مشن کو ایسے رنگ میں سرانجام دیا کہ آپ کے وصال کے وقت دوسرے مسلمانوں نے جہاں آپ کے کارناموں کی تعریف کی وہاں آپ کو کامیاب جرنیل بھی قرار دیا۔

کیونکہ آپ نے دلائل کی رو سے تمام ادیان باطلہ پر حجت تمام کر دی اور اپنے پیچھے ایک ایسی جماعت چھوڑی جو آپ کے مشن کی تکمیل کے لئے سر دھڑ کی بازی لگانے والی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے وصال کی خبر دیتے ہوئے جماعت احمدیہ کو وصیت فرمائی کہ:۔

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں، کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔"

(الوصیت ص۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشن اسلام کا عالمگیر غلبہ ہے۔ یہ اتنا وسیع اور لمبا کام ہے جس کے لئے بہت بڑی جدوجہد کی ضرورت ہے اور جس کے لئے بے انتہا اموال خرچ کرنے لازمی ہیں اور جس کے لئے مومنوں کی بہت بڑی تعداد کو مسلسل جہاد کی ضرورت ہے۔ وطنوں سے بے وطنی رشتہ داروں سے جدائی، اور دشمنوں کی ہر قسم کی اذیت کو برداشت کرنے کی پیہم مشق۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اپنی ساری قوتوں اور استعدادوں کو دین کی برتری کے ثابت کرنے کے لئے کام میں لانا لازمی ہے اگر غور کیا جائے تو جماعت احمدیہ کے ذمہ وہ کام لگایا گیا ہے۔ جو اس سے پہلے کسی جماعت کے ذمہ نہیں لگایا گیا اور اتنا اہم اور وسیع پروگرام جماعت احمدیہ کو دیا گیا ہے جو کبھی کسی الٰہی جماعت کو نہیں دیا گیا تھا یہ کام درحقیقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ہو سکتا ہے۔ اور اسی کی غیر معمولی تائید و نصرت اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچا سکتی ہے مگر اس کے فضل کو جذب کرنے کے لئے اور اس کی تائید و نصرت کے حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم سب احمدی پورے عزم اور پوری ہمت کے ساتھ اس کام میں لگ جائیں۔ اور نصب العین کو حاصل کرنے کے لئے ہر قربانی کرنے کے لئے میدان عمل میں کود پڑیں۔

یہ درست ہے کہ سارے افراد غیر ملکوں میں جا کر یا وطنوں سے الگ ہو کر اپنے سارے اوقات پیغام حق پہنچانے کے لئے نہیں لگا سکتے لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اپنے اپنے رنگ میں جماعت کے تمام افراد کو اس جہاد میں فعال حصہ لینا ضروری ہے۔ کچھ نوجوان اپنی جانیں ہتھیلیوں پر رکھ کر آگے بڑھیں گے کچھ لوگ اپنی ساری زندگی نئے مجاہد تیار کرنے میں صرف کریں گے۔ کچھ لوگ اپنے تمام اوقات ان روحانی اور عملی اسلحہ کے تیار کرنے میں صرف کریں گے جو میدان جہاد میں کام آنے والے ہیں باقی افراد جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی تکمیل میں مؤثر حصہ صرف اسی صورت میں لے سکتے ہیں جب وہ اپنی زندگیوں میں نیک تبدیلی کے ساتھ ساتھ الوصیت کے نظام کی پابندی کرتے ہوئے اپنی جائیدادوں اور اپنی آمدنیوں کا کم از کم دسواں حصہ اشاعت اسلام کے لئے دیتے چلے جائیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وصیت کو نہایت تاکیدی حکم قرار دیا ہے اور اس سے عمداً انحراف کرنے والے کو اس لئے منافق قرار دیا ہے کہ آج اسلام کی روحانی جنگ میں حصہ لینے کی عام احمدیوں کے لئے یہی راہ ہے جو شخص اس طریق کو چھوڑتا ہے اور جان بوجھ کر اس سے گریز کرتا ہے وہ یقیناً ایسی کمزوری کا اظہار کرتا ہے جسے اسلامی اصطلاح میں عملی منافقت ہی قرار دیا گیا ہے درحقیقت جماعت احمدیہ اس دور میں وہ فوج ہے جو اسلام کے محاذ کے مکمل دفاع کے لئے قائم ہوئی ہے۔ ظاہر ہے کہ فوج کا کوئی فرد معطل اور بے کار نہیں ہونا چاہیئے۔

بہشتی مقبرہ کا قیام درحقیقت اسی خوشخبری کا اعلان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی قربانی کو قبول فرما لیا ہے اور وہ تمام لوگ جو اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ معیار کے مطابق جانی اور مالی قربانیاں کریں گے۔ وہ یقیناً جنت کے مستحق ہونگے اندریں حالات لازمی ہے کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد موصی ہو اور وہ نیکی و تقویٰ کی زندگی کے ساتھ اپنی آمد کا کم از کم ۱/۱۰ حصہ راہ خدا میں دینے والا بھی ہو۔ اس معیار پر پورا اترے بغیر احمدی کہلانا مفید نہیں ہو سکتا۔ پس ہر احمدی کے لئے وصیت لازمی ہے۔

میں سمجھ نہیں سکتا کہ اگر کسی احمدی سے یہ سوال کیا جائے کہ وہ وصیت کیوں نہیں کرتا تو وہ اس کا کیا جواب دے سکتا ہے؟ میرے نزدیک کسی سمجھدار اور مخلص احمدی کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ ذرا بھی تدبر سے کام لے اور پھر وصیت کرنے سے گریز کرے اس زمانہ کا یہی وہ جہاد ہے جس میں ہر احمدی کا پورے خلوص سے حصہ لینا ضروری اور فرض ہے۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا آپ تیار ہیں

پیارے بچو اگر آپ اپنے مرکزی امتحانات کے لئے تیار نہیں تو ابھی سے ان کی تیاری میں مصروف ہو جائیں۔ جس مجلس کو جتنے پرچے درکار ہوں ناظم یا قائد جلد خط لکھ کر مرکز سے منگوا لیں امتحان ۲۷ مئی بروز جمعہ ہوں گے۔ ان میں تمام اطفال کی شرکت ضروری ہے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا:۔ مکرم نسیم الرحمٰن خان صاحب گارڈ ریلوے سٹیشن خانیوال کئی دنوں سے بعارضہ دا سخت بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار ناصر احمد ظفر گارڈ ریلوے سٹیشن خانیوال

۲۔ مکرم برادرم چوہدری فضل الرحمٰن صاحب منیجر لدھر گچھ عرصہ سے بعارضہ ملیریا بخار ربوہ میں بیمار ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں دعائے صحت کی درخواست ہے (خاکسار عبدالمومن کاشف ڈھی دارالرحمت شرقی)

معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالےٰ نے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کی تعمیر کے لئے تین صد روپیہ اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۳۸۱ - مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب شمس ابن مولانا جلال الدین صاحب شمس
منجانب خواجہ ظہور شاہ صاحب امرتسری مرحوم .. — ۳۰۰

۳۸۲ - مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب گل چند کے منگولے ضلع سیالکوٹ۔ — ۳۰۰

۳۸۳ - مکرم ملک محمد صدیق صاحب واہ کینٹ .. — ۳۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

خدام الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات

(۱) نصاب برائے "مبتدی"

۱۔ قرآن کریم۔ پہلا پارہ ۲۔ حدیث شریف نبراس المومنین
۳۔ کتب سلسلہ ۱۔ کشتی نوح ۲۔ احمدیت کا پیغام
۴۔ کتابچہ عام دینی معلومات شائع کردہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ

(۲) نصاب برائے مقتصد

۱۔ قرآن کریم از سورۃ فاتحہ تا آخر سورہ آل عمران
۲۔ حدیث شریف۔ احادیث الاخلاق از محکم مولوی غلام باری صاحب سیف
۳۔ کتب سلسلہ ۱۔ فتح اسلام ۲۔ بنر اشتہار ۳۔ ایک غلطی کا ازالہ
۴۔ الوصیت ۵۔ دعوۃ الامیر۔ کتابچہ عام دینی معلومات
شائع کردہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہر خادم کے لئے ضروری ہوگا۔ وہ ان امتحانات میں باری باری شریک ہوں۔ یہ دونوں امتحان ستمبر ۱۹۶۶ء کے آخری عشرہ میں ہوں گے۔ معین تاریخ کا بعد میں اعلان کر دیا جائے گا قائدین کرام کو چاہیئے کہ وہ خود بھی ان امتحانات میں شریک ہوں اور زیادہ سے زیادہ خدام کو بھی ان میں شامل فرمائیں۔

جن خدام نے گذشتہ سال "مبتدی" کا امتحان دیا تھا۔ ان کے نتائج عنقریب ان کی مجالس کو بھجوا دئے جائیں گے اور اسناد سالانہ اجتماع کے موقعہ پر دی جائیں گی۔

(مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

کامیاب ہونیوالے طلباء اور طالبات کی خدمت میں
مبارکباد

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن طلباء اور طالبات کو حالیہ انتخابات میں کامیاب فرمایا ہے۔ ان سب کی خدمت میں وکالت مال تحریک جدید تہ دل سے مبارکباد عرض کرتے ہوئے ان سب کے لئے دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو آئندہ روحانی و جسمانی ترقیات کا پیش خیمہ بنا کر انہیں اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے نوازے آمین۔

ایسے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ارشاد مقدس حسب ذیل ہے:۔

امتحان میں پاس ہونے پر خدا تعالےٰ (مساجد ممالک بیرون)
کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں"

کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات اور ان کے والدین اور سرپرست حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد کی تعمیل میں تعمیر مساجد بیرون کے چندہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

مضمون نویسی کا انعامی مقابلہ

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ہر سال علمی و تحقیقی مضامین لکھنے کا مقابلہ کروایا جاتا ہے۔ امسال اس انعامی مقابلہ کے لئے ذیل کے دو عنوان مقرر کئے گئے ہیں۔

۱۔ اسلامی جہاد ۲۔ اسلام کا سیاسی نظام

ان دونوں میں سے کسی ایک پر مقالہ لکھنے کی اجازت ہوگی۔ یہ مقالہ دس سے پندرہ ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ اول دوم اور سوم آنے والے خدام کو بالترتیب چالیس پندرہ اور دس روپے کے نقد انعامات سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۶۶ء کے موقع پر دئے جائیں گے۔ خدام کو اس علمی انعامی مقابلہ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینا چاہیئے۔ شہری مجالس کوشش کریں کہ ان کی مجالس کی طرف سے کم از کم ایک نمائندہ اس میں ضرور حصہ لے۔

مقالہ جات ۳۰ ستمبر ۶۶ء تک مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نام بھجوا دینے چاہئیں اس تاریخ کے بعد موصول ہونے والے مقالہ جات مقابلہ میں شریک نہ کئے جا سکیں گے۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ میں داخلہ

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کے سالانہ نتائج کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ نرسری اور دیگر کلاسز میں داخلہ ۱۴ اپریل ۱۹۶۶ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۶۶ء تک جاری رہے گا سکول ہذا میں لڑکوں کے لئے پانچویں تک اور لڑکیوں کے لئے آٹھویں کلاس تک انتظام ہے بہترین تعلیمی اور صحتمندانہ ماحول کے علاوہ ادارہ کو حضرت سیدہ ام متین کی راہنمائی کا فخر حاصل ہے۔ احباب کرام اپنے بچوں اور بچیوں کو داخل کروا کے ادارہ کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ ضروری کوائف دفتر سکول ہذا سے معلوم کئے جا سکتے ہیں۔

(ہیڈ مسٹرس)

دعائے مغفرت

مکرم شیخ ظفر حسن صاحب سابق ریٹائرڈ لسٹھانے داد مورخہ ۱۱ ۴ ۶۶ کو رات کے تین بجے بعمر تقریباً ۸۰ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مکرم شیخ صاحب مرحوم سامانہ میں کئی سال تک امیر جماعت کے عہدہ پر رہے۔ وہاں پر کئی تبلیغی پبلک جلسے منعقد کئے۔ پارٹیشن کے موقعہ پر لیہ آکر آباد ہوئے اور اپنے گھر کے پاس ہی احمدیہ مسجد کی صفائی اور آبادی میں بڑا حصہ لیا۔ کئی سال تک مختلف جماعتی عہدوں کے علاوہ مجلس انصار اللہ کے زعیم رہے۔ شیخ صاحب مرحوم باغیرت احمدی۔ رشوت سے مجتنب۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند ہر قسم کے جماعتی چندہ جات میں حصہ لینے والے اور موصی تھے۔ کوئی اولاد نہیں ہے۔ ایک بھتیجا شیخ انوار احمد ان کی اہلیہ صاحبہ نے شیخ صاحب مرحوم کی بیماری و بڑھاپے کی حالت میں بہت خدمت کی۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ فی الدارین خیرا۔

احباب جماعت لیہ نے شیخ صاحب مرحوم کی تجہیز و تکفین اور تابوت بنوا کر ربوہ بھجوانے میں بڑی مدد کی۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی اور مقبرہ بہشتی ربوہ میں مدفون ہوئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ شیخ صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام بخشے اور اپنی کامل رضا عطا فرمائے۔ اللھم آمین۔

(خاکسار عبدالمنان شاہد مربی سلسلہ حال لیہ ضلع مظفر گڑھ)

درخواست دعا

میری لڑکی اہلیہ راجہ غلام حسین صاحب سنٹرل اکسائز انسپکٹر عرصہ تین ماہ سے بیمار ہے چند یوم ہوئے اسکو میو ہسپتال داخل کرایا گیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ میری لڑکی کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(میاں) محمد یعقوب لاہور

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی ۲۲ اپریل۔ سعودی عرب کے حکمران جلالۃ الملک شاہ فیصل کل جب صدر محمد ایوب خان کے ہمراہ کراچی سے راولپنڈی پہنچے تو لاکھوں افراد نے محافظ کعبہ زندہ باد، شاہ فیصل زندہ باد اور اللہ اکبر کے فلک شگاف نعروں سے ان کا انتہائی پرجوش استقبال کیا۔ فوج کے بگلوں نے بگل بجا کر جب معزز مہمان کی آمد کا اعلان کیا تو خیر مقدم کرنے والوں میں مسرت کی لہر دوڑ گئی اور فضا نعروں سے گونجنے لگی۔

جونہی پی آئی اے کا ٹرائی ڈنٹ طیارہ چکلالہ کے ہوائی اڈے پر اترا ہزاروں رنگ برنگے غبارے چھوڑے گئے اور شاہ کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے لوگ ایک دوسرے کو دھکیلنے کے لئے سب سے پہلے قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر عبدالجبار خان نے شاہ سے مصافحہ کیا۔ اس کے بعد کابینہ کے وزراء سفارتی نمائندوں ارکان اعلیٰ اور اعلیٰ فوجی حکام کا تعارف کرایا گیا۔ کابینہ کے ارکان میں سے اس وقت خان اے صبور قاضی انوار الحق اور چوہدری علی اکبر موجود تھے۔

ایک لڑکے نے جو شیروانی اور پگڑی باندھے ہوئے تھا۔ شاہ کو پھولوں کا گلدستہ پیش کیا جو انہوں نے مسکراتے ہوئے قبول کر لیا۔ اس کے بعد شاہ کو شامیانہ کے نیچے لے جایا گیا جہاں معززین شہر نے انہیں ہار پہنائے۔ اس موقع پر اھلاً وسھلاً و مرحبا کے خیر مقدمی نعرے لگائے گئے۔

اس وقت ہوائی اڈہ پر جدھر بھی نظر جاتی تھی۔ آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے جن لوگوں کو نیچے کوئی جگہ مناسب نہ مل سکی وہ محافظ کعبہ کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بسوں کی چھت پر چڑھ گئے۔ استقبال کرنے والوں میں راولپنڈی کے لوگ ہی نہیں بلکہ دور دراز علاقوں سے آنے والے ہزاروں افراد بھی شامل تھے۔

شاہ فیصل کے استقبال کی ایک جذباتی وجہ ستمبر کی جنگ کے دوران ان کی طرف سے پاکستان کی پرزور حمایت تھی اس کے علاوہ مقدس مقامات کے محافظ کی حیثیت سے بھی ان کی ذات مسلمانوں کے لئے محبوب ہے۔

ہوائی اڈہ کی تقریبات کے بعد شاہ فیصل صدر ایوب کی معیت میں ایوان صدر روانہ ہوئے۔ جب جلوس ہوائی اڈہ سے باہر نکلا تو ایک بار پھر فضا صدر ایوب زندہ باد، شاہ فیصل زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔

راستہ میں سڑک کے دونوں طرف لوگوں کے ہجوم کھڑے تھے اگلی قطاروں میں سکولوں کے بچے تھے جب کاروان کے قریب سے گزرتی تو اس پر پھول برسائے جاتے اور پرجوش نعروں سے فضا گونج اٹھی۔ راستہ میں جگہ جگہ کتبے لگے ہوئے تھے جن پر قرآن مجید کی وہ آیتیں لکھی تھیں جن میں مسلمانوں کو متحد رہنے کی ہدایت کی گئی ہے اس کے علاوہ جگہ جگہ شاہ فیصل اور صدر ایوب کی بڑی تصویریں بھی لگی ہوئی تھیں۔

بعد کی اطلاع کے مطابق دونوں سربراہوں نے دوپہر کے کھانے کے دوران تبادلہ خیال کیا۔ شام کو شاہ فیصل نے پولو گراؤنڈ میں پولو میچ دیکھا اور انعامات تقسیم کئے اس کے بعد وہ اسلام آباد گئے جہاں انہوں نے شکر پڑیاں کے قریب اپنے دورہ کی یاد میں ایک پودا لگایا۔

کراچی سے راولپنڈی پہنچنے کے موقع پر شاہ ہوائی اڈہ سے سیدھے ایوان صدر چلے گئے تھے لیکن اسلام آباد جاتے ہوئے ان کا جلوس ڈلہوزی روڈ اور مری روڈ ہوتا ہوا گزرا جہاں لاکھوں افراد ان کے خیر مقدم کے لئے منتظر تھے۔ اونچی اونچی عمارتوں اور درختوں پر بھی کی چھتوں غرضیکہ ہر جگہ آدمی ہی آدمی تھے۔ جگہ جگہ لاؤڈ سپیکروں سے قرآن خوانی ہو رہی تھی بعض مقامات پر لوگ اظہار مسرت کے طور پر خٹک ناچ اور بھنگڑہ ڈال رہے تھے

جب شاہ کی کار ان کے قریب سے گزرتی تو اھلاً وسھلاً و مرحبا کی آوازیں بلند ہوتیں اور نعرہ اللہ اکبر کے نعروں سے گونج اٹھی۔

کراچی ۲۲ اپریل۔ شاہ فیصل نے کل کراچی سے رخصت ہوتے وقت اپنے پیغام میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ مسلمانوں کی حفاظت کرے اور انہیں اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا رب ہی ہماری نگہبانی کر سکتا ہے۔ ریڈیو پاکستان کو اپنا پیغام سناتے ہوئے انہوں نے اپنے شاندار استقبال پر کراچی کے عوام کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا اگرچہ میں آپ سے رخصت ہو رہا ہوں لیکن میرا دل یہیں ہے۔ آپ میرے بھائی ہیں اور جس طرح آپ نے مجھے خوش آمدید کہا اور والہانہ انداز میں مجھے رخصت کرنے آئے ہیں اس سے میں بے حد متاثر ہوا ہوں۔

صدر ایوب نے اس موقع پر اپنا پیغام ریکارڈ کراتے ہوئے کہا کہ شاہ فیصل کی ہمارے درمیان موجودگی ہمارے لئے فخر و انبساط کا باعث ہے اور پاکستانیوں کے لئے ان کا یہ دورہ تاریخی اہمیت رکھتا ہے۔ میں طویل عرصہ سے شاہ کو جانتا ہوں وہ نہ صرف ذاتی حیثیت میں بلکہ ایک اچھے مسلمان اور پاکستان کے ایک اچھے دوست کی حیثیت میں بھی میرے لئے باعث احترام ہیں۔

صدر نے کہا میں اس بات پر مسرور ہوں کہ کراچی کے لوگوں نے اپنے مہمان کا انتہائی شاندار استقبال کیا ہے۔ وہ شاہ فیصل کو اپنے درمیان پا کر بہت خوش ہیں اور مجھے یقین ہے کہ اسی طرح شاہ بھی اپنے پاکستانی بھائیوں کو دیکھ کر مسرور ہوئے ہوں گے۔

مجھے یہ بھی یقین ہے صدر نے کہا کہ پاکستان میں شاہ فیصل جہاں کہیں جائیں گے ان کا ایسا ہی والہانہ استقبال کیا جائے گا۔

نئی دہلی ۲۳ اپریل۔ کل ناگاؤں سے مغربی بنگال اور آسام کے سرحدی سٹیشن بلڈنگ میں ایک مسافر ٹرین کو بم سے اڑا دیا۔ سرکاری اطلاع کے مطابق ۵۵ آدمی اس حادثہ کی نذر ہو گئے ہیں

دو پہرہ داروں کی فوری ضرورت

بہشتی مقبرہ ربوہ کے لئے دو مخلص مستعد اور دیانت دار احمدی پہرہ داروں کی فوری ضرورت ہے جو ربوہ میں رہائش رکھتے ہوں عمر چالیس اور پینتالیس سال کے درمیان ہو۔ گورکنی کا تجربہ رکھتے ہوں یا کم سے کم مدت میں یہ کام سیکھ سکیں قبور کی حفاظت اور معمولی مرمت کے علاوہ مقبرہ کی سڑکوں کی صفائی اور پودوں کی نگرانی ان کے فرائض میں سے ہوگی۔ ڈیوٹی دن کے وقت تین گھنٹوں کے علاوہ رات کو بھی تین گھنٹے ہوگی۔ رات کو فارغ اوقات میں بہشتی مقبرہ کے اندر ہی سونا ہوگا۔ ہفتہ میں صرف دو متفرق راتیں گھر میں رہنے کی اجازت ہوگی۔ الاؤنس ماہوار بالمقطع بغیر سالانہ ترقی کے ۶۵ روپیہ اور گورکنی اجرت علیحدہ ہوگی۔

خواہش مند حضرات اپنی درخواستیں بتصدیق و بسفارش امیر یا صدر جماعت تا ذیل پر ۳۰ اپریل ۶۶ء تک بھجوا دیں تصدیق و سفارش کرنے والے عہدہ دار درخواستوں پر کام کی نوعیت و اہمیت اور بہشتی مقبرہ کی تقدیس کو ذمہ دارانہ طور پر ملحوظ رکھیں درخواستوں میں مندرجہ ذیل امور کے متعلق خصوصیت سے ذکر کیا جائے۔

(۱) ولدیت (۲) پیشہ (۳) عمر (۴) سند بیعت (۵) خواندہ یا ناخواندہ

سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ

اکسیر اپھارہ

شفتل۔ برسیم سے ہونے والا جانوروں کا مہلک اپھارہ۔ اکسیر اپھارہ کے ایک پیکٹ سے منٹوں میں غائب ہو جاتا ہے۔ زمیندار احباب اس کا سٹاک اپنے پاس رکھیں۔ تاکہ ہر وقت کام آ سکے۔

قیمت فی پیکٹ ۷۵ پیسے فی درجن ۶ روپے

کیور ویٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
۳۵ کمرشل بلڈنگ لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمسٹ ربوہ

تصحیح:۔ الفضل ۹ اپریل ۶۶ء کے شمارہ میں زیر مسل ۱۸۱۷۵ عطیہ بیگم صاحبہ کی وصیت شائع ہوئی ہے سہو کتابت سے ان کے نام کے ساتھ غلط نام شائع ہو گیا اصل یوں ہے "عطیہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری مسعود احمد صاحب" احباب تصحیح فرما لیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز)

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کی خریداری بڑھانے کے نیک کام میں تعاون فرمائیے (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور میں شاہ فیصل کا والہانہ استقبال

"سعودی عرب ہر معاملے میں پاکستان سے تعاون کرے گا" (شاہ فیصل)

لاہور ۲۳ اپریل۔ لاہور کے عوام نے کل پاسبان کعبہ شاہ فیصل کا والہانہ استقبال کیا۔ معزز مہمان جب ہوائی اڈہ پر اترے تو پوری فضا اللہ اکبر کے نعروں سے گونج اٹھی۔ لوگ ارض مقدس کے رہنما کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بے تاب تھے۔ ہوائی اڈہ سے گورنر ہاؤس کے درمیان پانچ میل لمبے اور خوبصورت راستے پر لاکھوں افراد صبح ہی سے جلالۃ الملک کو دیکھنے کے لئے جمع تھے۔ شاہ کی آمد پر ہر طرف نعرۂ تکبیر، خوش آمدید، مرحبا اور شاہ فیصل زندہ باد کا غلغلہ بلند ہوا۔ لوگوں نے سینکڑوں رنگ برنگے غبارے فضا میں چھوڑے جس سے جانفزا سماں پیدا ہو گیا۔

شاہ فیصل اور سعودی عرب کے لئے مہمان کل صبح ۱۰ بج کر ۳۰ منٹ پر پی آئی اے کے ٹرائی ڈنٹ طیارے کے ذریعہ راولپنڈی سے لاہور پہنچے۔ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان نے آگے بڑھ کر ان کا استقبال کیا۔ لوگ شاہ فیصل کو ہوائی جہاز سے اترتے دیکھ کر جوش محبت سے بے تاب ہو گئے اور پوری فضا اللہ اکبر کے نعروں سے گونجنے لگی۔ بگل کی آواز سے شاہ کی آمد کا اعلان کیا گیا۔ پولیس بینڈ نے اس موقعہ پر خاص عربی دھن چھیڑ دی۔

گورنر نے معزز مہمان کا تعارف صوبائی اسمبلی کے سپیکر چوہدری محمد انور ارکان کابینہ اور اسمبلی کے ممبروں اور معززین شہر سے کرایا۔ یہ سب حضرات شاہ فیصل کا استقبال کرنے کے لئے ایک قطار میں کھڑے تھے۔ شاہ ہر شخص سے نہایت گرم جوشی سے ہاتھ ملاتے اور دور کھڑے عوام کے نعروں کا جواب ہاتھ ہلا ہلا کر دیتے رہے۔

کل پاسبان کعبہ اور ارض مقدس کے فرمانروا شاہ فیصل نے شالیمار باغ میں شہریوں کی طرف سے دیئے گئے عصرانہ میں سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے کہا "سعودی عرب کے عوام ہر موقع ہر گھڑی اور ہر کام میں پاکستان سے تعاون کریں گے۔ کیونکہ دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات کی اساس اسلام ہے" انہوں نے کہا کہ میں سعودی عرب کے عوام کی طرف سے پاکستان کے لئے خیر سگالی اور نیک خواہشات کا پیغام لے کر آیا ہوں اور یہاں کے جذبہ محبت اور خلوص سے بہت متاثر ہوا ہوں۔

جلالۃ الملک شاہ فیصل نے کہا کہ پاکستان اور مملکت سعودی عرب کا قیام اسلام کی بنیاد پر ہوا ہے۔ تاکہ یہاں اسلامی اصول اور کتاب و سنت کے قوانین کی ترویج اور اسلامی تعلیمات کو فروغ دیا جائے اس لئے ان دونوں ملکوں کے رشتے کی بنیاد نہایت گہری ہے دونوں ممالک دینی رشتہ میں منسلک ہیں اور یہ رشتے توحید اور رسالت کے ہیں۔ ان کا تعلق مادیت سے نہیں اس تعلق کی اساس پر یہ دونوں ملک ایک دوسرے کے بہت قریب ہیں۔

انہوں نے کہا کہ میں یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اسلامی اقدار اور روحانی تعلقات ہمارے درمیان مشترکہ اساس ہیں اور اس وجہ سے سعودی عوام ہر کام میں پاکستان کی حمایت و تعاون کریں گے۔

شاہ فیصل نے کہا کہ پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان دوستی ہنگامی اور وقتی نہیں ہے بلکہ یہ نہایت گہری ہے اور اس لئے ہم پاکستان کے ہمیشہ ممد و معاون رہیں گے۔

سعودی عرب کے فرمانروا نے کہا کہ میں پاکستان میں آکر لوگوں کے خلوص اور محبت بھرے مظاہروں سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ اور لوگوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میرے اور سعودی عرب کے عوام کے لئے نہایت ارفع جذبات کا اظہار کیا ہے۔ معزز مہمان نے گورنر مغربی پاکستان اور لاہور کارپوریشن کے وائس چیئرمین کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے عوام کے سامنے اس محبت بھرے جذبات کا مظاہرہ دیکھنے کا نادر موقع فراہم کیا ہے۔

آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ شروع ہو گیا

ٹورنامنٹ کا افتتاح ڈپٹی کمشنر صاحب جھنگ نے فرمایا

ربوہ ۲۴ اپریل۔ مورخہ ۲۲ اپریل ۶۶ء ربوہ میں دوسرا آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ اپنی سابقہ شاندار روایات کے ساتھ شروع ہو گیا۔ ٹورنامنٹ کا افتتاح مکرم و محترم ہمایوں فیض رسول صاحب ڈپٹی کمشنر جھنگ نے ۵½ بجے شام فرمایا۔

افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم قاری حافظ محمد عاشق صاحب نے کی۔ اس کے بعد محترم ڈپٹی کمشنر صاحب کا کھلاڑیوں سے تعارف کروایا گیا۔ تعارف کے بعد محترم ڈپٹی کمشنر صاحب نے افتتاح کا اعلان فرماتے ہوئے ٹورنامنٹ کا پہلا میچ شروع کروایا۔

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب مہتمم صحت جسمانی و صدر ٹورنامنٹ کمیٹی نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور اہالیان ربوہ کی طرف سے محترم ڈپٹی کمشنر صاحب کا دلی شکریہ ادا کیا جو اتنی مسافت طے کرنے کے بعد کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے ربوہ تشریف لائے۔ اس ضمن میں آپ نے فرمایا کہ اگر تمام اضلاع کے ڈپٹی کمشنر صاحبان اسی طرح کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کرتے رہیں تو ہماری ملکی کھیلوں میں دلچسپی بہت بڑھ جائے گی اور کھیلوں کا معیار بہت بڑھ جائے گا ان شاء اللہ۔

پہلا میچ سیالکوٹ اور واپڈا کے درمیان ہوا۔ واپڈا کے ۵۴ پوائنٹ تھے اور سیالکوٹ کے ۲۱ پوائنٹ۔ اس طرح واپڈا نے پہلا میچ جیت لیا۔ دوسرا میچ ربوہ اے اور سرگودھا کے درمیان ہوا۔ ربوہ کے ۱۹ پوائنٹ تھے اور سرگودھا کے ۱۱ پوائنٹ تھے اس طرح دوسرا میچ ربوہ اے ٹیم نے جیت لیا۔ دونوں میچ انتہائی دلچسپ تھے اور ناظرین نے ان میچوں میں بہت دلچسپی لی۔ آج ۲۳ اپریل کو مندرجہ ذیل میچ ہو رہے ہیں:۔

ربوہ B بالمقابل گوجرانوالہ A

ریلوے بالمقابل کشمیری کلب لاہور

ویز B بالمقابل واپڈا

ویز A بالمقابل ربوہ A

۲۴ اپریل کو صبح ۸ بجے فائنل میچ ہوں گے جس کے بعد انعامات کی تقسیم ہوگی

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ۔ ربوہ)

فضل عمر فاؤنڈیشن کا دفتر

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے فضل عمر فاؤنڈیشن کا دفتر عارضی طور پر دفاتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی عمارت میں کھولنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ دفتری امور کی انجام دہی کے لئے فاؤنڈیشن کا دفتر صبح ۷ بجے سے ایک بجے دوپہر تک کھلا کرے گا۔

شیخ مبارک احمد
(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

قرآن مجید بطرز لیسر نا القرآن کی ضرورت

(محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید)

حضرت پیر منظور محمد صاحبؓ نے لیسر نا القرآن کی کتابت کی طرز پر ایک سادہ قرآن شریف بھی بڑی تقطیع ۲۰×۳۰/۸ پر شائع کیا تھا۔ وکالت تبشیر کو اس کی ایک کاپی کی فوری ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کے پاس ہو تو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲